بالیدگی

عام انسان نے خواہش کی تھی
خاص ہونے کی، ہوئے جانے کی
اپنے معبودِ حقیقی کے بہت
پاس ہونے کی، ہوئے جانے کی

اک تمنا سے مگر کیا ہوتا
آنکھ میں کوئی عقیدت ہی نہ تھی
جسم اور جان میں، دن میں، شب میں
سوچ میں کوئی نجابت ہی نہ تھی

https://emad-ahmad.com/

نفس کو باندھ کے رکھنے کے لئے
رات انصاف طلب کرتی تھی
قلب کو صاف بنانے کے لئے
ذات انصاف طلب کرتی تھی

خود سے لڑتے ہوئے اکثر اوقات
انحرافِ دل و جاں ہوتا تھا
تیز شمشیر نما لمحوں میں
انقصافِ دل و جاں ہوتا تھا

انکشافاتِ زبوں حالیٔ دل
قلب کے غم کو نمو دیتے تھے
انتظاماتِ شعورِ ہستی
تشنہ کامی میں سبو دیتے تھے

https://emad-ahmad.com/

وحشتِ حال سے اور جذبوں سے
روز لڑتا تھا دماغی دستہ
روز چڑھتا تھا ڈگر پر واپس
روز کھو جاتا تھا پھر سے رستہ

ایک عرصے میں ملا ٹھہراؤ
ایک مدت میں تھما رقصِ جنوں
ذات اور رات کے ہنگامے میں
ہاتھ آنے لگا اندر کا فسوں

نفس کو باندھ کے رکھا تو کھلا
رات انصاف سے جی سکتی ہے
قلب کو صاف کیا تو جانا
ذات انصاف سے جی سکتی ہے

https://emad-ahmad.com/

رفتہ رفتہ کھلا عقدہ کہ بشر
وقت کے ساتھ بدل سکتا ہے
ذات اور رات کی دہلیز پہ قلب
پاسِ انفاس سے چل سکتا ہے

خود کو اللہ کے حوالے کر کے
دور بھی پاس میں ڈھل جاتا ہے
عام انسان اگر چاہے تو
پیکرِ خاص میں ڈھل جاتا ہے

https://emad-ahmad.com/